بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

بروز ہفتہ

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۰/۲۵	۹ رمضان ۱۳۹۱ھ ، ۳۰ اخاء ۱۳۵۰ ہش ، ۳۰ اکتوبر ۱۹۷۱ء	نمبر ۲۵۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

118

اخبار احمدیہ

ربوہ ـ ۲۹ اخاء ـ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۲۸ اخاء کی رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ احباب حضور کی صحت و عافیت کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ مکرم حسن محمد خان صاحب عارف نائب وکیل التبشیر تحریک جدید کے والد محترم جناب فضل محمد خان صاحب ۲۸ اخاء ۱۳۵۰ ہش مطابق ۲۸ اکتوبر ۱۹۷۱ء راولپنڈی میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔

جنازہ آج ۲۹ اخاء بروز جمعہ راولپنڈی سے ربوہ لایا جا رہا ہے۔

مرحوم کا قیام پاکستان سے قبل جماعت احمدیہ شملہ اور جماعت احمدیہ دہلی کے بہت نیک مخلص اور فدائی کارکنوں میں شمار ہوتا تھا۔ آپ کا قریباً تمام فارغ وقت پیغام حق کی اشاعت میں ہی گزرتا تھا۔

احبابِ جماعت مرحوم کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا کریں۔

مسجد مبارک کے معتکفین کیلئے ضروری اطلاع

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق ۲۰ رمضان المبارک کو (بعد نماز فجر) اعتکاف بیٹھنا ہوتا ہے۔ مسجد مبارک ربوہ میں اعتکاف بیٹھنے کے لئے درخواستیں موصول ہو رہی ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے ماتحت ۳۰ مردوں اور ۲۰ خواتین (کل ۵۰) کی درخواستیں منظور کی جائیں گی۔

درخواست کنندگان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ۱۵ رمضان المبارک کے بعد منظور شدہ درخواستوں کی فہرست الفضل میں شائع کر دی جائے گی۔ احباب اسے دیکھ کر اگر اس میں اپنا نام پائیں تو پھر ربوہ تشریف لائیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

روزہ اور نماز ہر دو عبادتیں ہیں روزے کا زور جسم پر اور نماز کا روح پر ہے

حقیقی نماز وہ ہے جس میں سوز و گداز کے ساتھ انسان خدا تعالیٰ کے حضور کھڑا ہو جاتا ہے

"روزہ اور نماز ہر دو عبادتیں ہیں۔ روزے کا زور جسم پر ہے اور نماز کا زور روح پر ہے۔ نماز سے ایک سوز و گداز پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے وہ افضل ہے۔ روزے سے کشوف پیدا ہوتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۳۷۹)

"جس طرح بہت دھوپ کے ساتھ آسمان پر بادل جمع ہو جاتے ہیں اور بارش کا وقت آجاتا ہے۔ ایسا ہی انسان کی دعائیں ایک حرارت ایمانی پیدا کرتی ہیں اور پھر کام بن جاتا ہے۔ نماز وہ ہے، جس میں سوزش اور گدازش کے ساتھ اور آداب کے ساتھ انسان خدا تعالیٰ کے حضور میں کھڑا ہوتا ہے۔ جب انسان بندہ ہو کر لاپرواہی کرتا ہے تو خدا کی ذات بھی غنی ہے۔ ہر ایک اُمّت اُس وقت تک قائم رہتی ہے جب تک اُس میں توجہ الی اللہ قائم رہتی ہے۔ ایمان کی جڑ بھی نماز ہے۔ بعض بے وقوف کہتے ہیں کہ خدا کو ہماری نمازوں کی کیا حاجت ہے۔ اے نادانو! خدا کو حاجت نہیں مگر تم کو تو حاجت ہے کہ خدا تعالیٰ تمہاری طرف توجہ کرے۔ خدا کی توجہ سے بگڑے ہوئے کام سب درست ہو جاتے ہیں۔ نماز ہزاروں خطاؤں کو دور کر دیتی ہے اور ذریعہ حصول قربِ الٰہی ہے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۳۷۸)

مجلس نصرت جہاں "آگے بڑھو" پروگرام کے تحت

گیمبیا میں بھی ہمارے دو اساتذہ پہنچ گئے

یہ خبر قارئین کرام کے لئے خوشی اور مسرّت کا موجب ہوگی کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے گیمبیا میں بھی ہمارے دو اساتذہ مکرم نسیم احمد صاحب ایم، ایس، سی اور اُنکی اہلیہ محترمہ نگہت ناصر صاحبہ ایم، ایس، سی ہمارے احمدیہ نصرت ہائی سکول میں خدمات سرانجام دینے کیلئے بخیر و عافیت وہاں پہنچ گئے ہیں۔ الحمد للہ۔ اس سکول کا سنگِ بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دستِ مبارک سے گزشتہ سال اپنے دورۂ مغربی افریقہ کے دوران رکھا تھا۔

احبابِ کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اس سکول کیلئے بابرکت بنائے، انہیں بہترین رنگ میں کام کرنے کی توفیق دے اور سکول کو اسلامی علوم کے پھیلانے کا مرکز بنائے۔ آمین

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

الفضل ربوہ
مورخہ ۳۰ اخاء ۱۳۵۰ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر احمدی مرد اور احمدی عورت کا اصل کام

یوں تو ایک خدائی جماعت کے افراد کے لئے زندگی کے تمام معمولات کو باحسن وجوہ انجام دینا ضروری ہوتا ہے اور وہ ہر کام کو پوری مستعدی اور خوش اسلوبی سے انجام دینے کو اپنا فرض سمجھتے ہیں لیکن اُن کے مخصوص مقصدِ حیات کے پیشِ نظر ایک نہ ایک کام کو بنیادی اہمیت حاصل ہوتی ہے جس کو وہ سب کاموں پر مقدم سمجھتے ہیں اور دُوسرے معمولات کو پوری خوش اسلوبی سے اِس نیت اور ارادے سے ہی انجام دیتے ہیں کہ وہ ان کے اصل کام کی خاطر خواہ انجام دہی میں ممد ثابت ہوں اور وہ اپنے اصل کام کی انجام دہی میں اعلیٰ ترین معیار کو برقرار رکھ کر عنداللہ سرخرو قرار پا سکیں۔

مثال کے طور پر اللہ تعالےٰ نے اُمّتِ مسلمہ کے قیام کا مقصد یہ قرار دیا کہ کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ (آل عمران آیت ۱۱۱) یعنی تم بہترین جماعت ہو جسے لوگوں کے فائدہ کے لئے پیدا کیا گیا ہے تم نیکی کی ہدایت کرتے ہو، اور بدی سے روکتے ہو۔ سو گویا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے ذریعہ دوسروں کو ہدایت کی طرف بلانا اُمّتِ مسلمہ کے قیام کی اصل غرض اور مقصد ٹھہرا —— اس مقصد کی تکمیل کے لئے ضروری قرار دیا کہ اُمّت میں سے ایک گروہ تو ہمہ وقت امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے ذریعہ تبلیغ اسلام کے کام میں مصروف رہے اور باقی افرادِ اُمّت اپنے اپنے حلقہ میں انفرادی طور پر تبلیغ کا فریضہ ادا کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے اموال اور اپنی اولاد کو خدا کی راہ میں وقف کرتے چلے جائیں تاکہ جہاں ایک طرف ایک گروہ جماعتی نظام کے تحت ہر وقت فریضۂ تبلیغ انجام دینے کے لئے موجود رہے وہاں دوسری طرف اس گروہ اور تبلیغ اسلام کی جملہ ضروریات فراہم ہوتی رہیں۔ چنانچہ قرآن مجید کی آیت وَلْتَکُنْ مِّنْکُمْ اُمَّۃٌ یَّدْعُوْنَ اِلَی الْخَیْرِ وَ یَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ یَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ ؕ وَ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ (آل عمران آیت ۱۰۵) میں تبلیغ اسلام کے مقصد کے حصول کے سلسلہ میں افرادِ اُمّت کو اُن کے اصل کام کی طرف ہی توجہ دلائی گئی ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ دین کی سربلندی کی خاطر مالی اور جانی قربانیاں پیش کرتے چلے جائیں۔ مراد یہ ہے کہ وہ دنیا کمائیں لیکن دنیا کمانے کو مقصود بالذات قرار نہ دیں بلکہ مقصد یہی ہو کہ وہ دین کی خاطر مالی اور جانی قربانیاں پیش کرنے کے اصل کام کو کمال خوش اسلوبی سے سرانجام دے کر اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں سُرخرو ہو سکیں۔

جماعت احمدیہ کو بھی اللہ تعالےٰ نے اِس آخری زمانہ میں اسلام کو ساری دُنیا میں غالب کرنے کی غرض سے اپنے ایک عظیم الشان مأمور کے ذریعہ قائم فرمایا ہے اور اس کے افراد کا اصل کام یہ قرار دیا ہے کہ وہ اِس غرض کو پُورا کرنے کے لئے بڑھ چڑھ کر مالی و جانی قربانیاں پیش کریں اور کرتے چلے جائیں۔ اِس کیلئے ضروری ہے کہ وہ اپنی زندگیوں کو ایسا بنائیں اور زیست کا ایک ایسا انداز اختیار کریں کہ جس کے نتیجہ میں اُن کے لئے دین کی سربلندی کی خاطر مالی و جانی قربانیاں پیش کرنے کے اصل کام کو کمال خوش اسلوبی سے سرانجام دینا آسان ہو جائے۔ چنانچہ سیّدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جماعتِ احمدیہ کے افراد کے اصل کام کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اصل کام ہر احمدی مرد اور احمدی عورت کا قربانی ہے۔ سو ہر ایک مرد سادہ زندگی بسر کرے۔ کیونکہ ہم کو نہیں معلوم ہمیں کیا کیا قربانیاں کرنی پڑیں گی۔ دیکھو اگر ہم یہی عادت ڈالیں کہ جو ہُوا وہ خرچ کر دیا، حالانکہ قرآن مجید میں صاف حکم ہے کہ اپنے مال میں نہ بُخل کرو نہ اسراف، تو نتیجہ یہ ہوگا کہ جب دین کے لئے ضرورت ہو گی تو کچھ بھی دینے کے لئے نہ ہوگا۔ پس میں کہتا ہوں کہ سادہ زندگی بسر کرو، اور محنت کی عادت ڈالو" (مصباح ۱۵؍جنوری ۱۹۳۵ء)

ہر احمدی مرد اور ہر احمدی عورت پر یہ امر واضح کرنے کے بعد اُس کا اصل کام سادہ زندگی اختیار کر کے دین کی خاطر قربانی کرنا ہے۔ حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے علی الخصوص احمدی مستورات کو توجہ دلائی کہ وہ بھی اپنے اِس اصل کام کو پُورے جذبہ و جوش کے ساتھ انجام دینے میں مردوں سے پیچھے نہ رہیں بلکہ قربانیوں کے میدان میں مردوں کے دوش بدوش آگے ہی آگے بڑھتی چلی جائیں۔ چنانچہ حضور رضؓ نے فرمایا:۔

"ہمارا فرض ہے، مَردوں ہی کا نہیں بلکہ عورتوں کا بھی ویسا ہی فرض ہے کہ سلسلہ کیلئے قُربانیوں کے لئے تیار رہیں۔ ایک نہیں بلکہ سینکڑوں مثالیں ایسی ہیں جنہوں نے سلسلہ کیلئے بڑی بڑی تکلیفیں اُٹھائیں جب تک کہ خدا نے انہیں موت نہیں دی۔ اِس لئے تمہارا فرض ہے کہ مَردوں کے دوش بدوش رہو۔ اگر تمہیں دین سے محبت ہے تو ان فتنوں کے زمانہ میں مَیں نے جو سکیم (تحریک جدید) مقرر کی ہے اس کی پابند رہو۔ دیکھو ماں ساری ساری رات بچہ کیلئے جاگتی ہے تو کیا وہ کسی پہ احسان کرتی ہے؟ تو اگر دین کی محبت ہے تو اسکے لئے ہر ایک قسم کی تکلیف برداشت کرو۔" (مصباح ۱۵؍جنوری ۱۹۳۵ء)

سیّدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اِس قسم کی متواتر تلقینوں اور ان پر احبابِ جماعت کے والہانہ لبّیک کے نتیجہ میں تحریک جدید کی عظیم الشان سکیم جو ابتداءً ایک بیج کی شکل میں ظاہر ہوئی تھی پھلی پھُولی اور ایک تناور درخت بنی اور آج مشرق و مغرب کی اقوام اسکے ٹھنڈے سایہ میں بسیرا کر کے طمانیت حاصل کر رہی ہیں۔ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ عنقریب اِس عظیم الشان آسمانی تحریک کے نئے سال کا اعلان فرمانے والے ہیں۔ احبابِ جماعت کا فرض ہے کہ وہ اِس حقیقت کے پیشِ نظر کہ اُن کا اصل کام دین کی خاطر قربانی ہے۔ حضور ایدہ اللہ کی آواز پر والہانہ لبّیک کہنے کیلئے مستعد ہو جائیں اور ہر بار پہلے سے بڑھ چڑھ کر قربانیاں پیش کرنے کی تابندہ روایت کو درخشندہ سے درخشندہ تر بنانے میں کوئی کسر نہ اُٹھا رکھیں اور ثابت کر دکھائیں کہ وہ اپنے اصل کام سے کبھی اور کسی حال میں بھی غافل نہیں ہو سکتے۔

اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے ہمیں یہ توفیق عطا فرمائے کہ ہم دُنیا پہ آشکار کر دکھائیں کہ اپنے اصل کام کی انجام دہی میں خدائی جماعتوں کا قدم پیچھے نہیں بلکہ ہمیشہ آگے ہی بڑھتا ہے۔

ساری دُنیا جیت لینے کا راز

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمّت کو ساری دُنیا جیتنے کا ایک راز بتایا ہے۔ وہ راز ہے سادہ زندگی، سیر چشمی اور قناعت۔ چنانچہ حضرت عبیداللہ رضؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

مَنْ اَصْبَحَ مِنْکُمْ اٰمِنًا فِیْ سِرْبِہٖ مُعَافًی فِیْ جَسَدِہٖ عِنْدَہٗ قُوْتُ یَوْمِہٖ فَکَاَنَّمَا حِیْزَتْ لَہُ الدُّنْیَا بِحَذَافِیْرِھَا۔

(ترمذی کتاب الزہد)

یعنی جس شخص نے دِلی اطمینان اور جسمانی صحت کے ساتھ صبح کی اور اس کے پاس ایک دن کی خوراک ہے اُس نے گویا ساری دُنیا جیت لی اور اسکی ساری نعمتیں اُسے مل گئیں۔

سیر چشمی اور قناعت کی اِس اہمیت کے پیشِ نظر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو جنہیں خدا تعالیٰ نے مال عطا کیا ہے فضول خرچی سے مجتنب رہتے ہوئے سادہ زندگی بسر کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔ چنانچہ حضرت حذیفہ رضؓ سے مروی ہے کہ

اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھَانَا عَنِ الْحَرِیْرِ وَالدِّیْبَاجِ وَالشُّرْبِ فِیْ اٰنِیَۃِ الذَّھَبِ وَالْفِضَّۃِ وَقَالَ ھُنَّ لَھُمْ فِی الدُّنْیَا وَھِیَ لَکُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ (بخاری کتاب الشربۃ)

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ریشم اور دیباج پہننے سے منع فرمایا؛ اسی طرح سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے کی ممانعت فرمائی۔ آپ نے فرمایا یہ چیزیں دنیا میں دُوسروں کے لئے ہیں اور آخرت میں صرف تمہیں نصیب ہوں گی۔

سب سے بُری عادت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے بُری عادت بُخل کو قرار دیا ہے کیونکہ بخل انسان میں بُزدلی پیدا کر کے اُسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے کی سعادت سے محروم کر دیتا ہے۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

شَرُّ مَا فِیْ رَجُلٍ شُحٌّ ھَالِعٌ وَ جُبْنٌ خَالِعٌ (مسند احمد بن حنبل)

یعنی انسان کی بُری عادتوں میں سے سب سے بُری عادت حد سے بڑھا ہوا بخل اور رُسوا کر دینے والی بُزدلی ہے۔

اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بخل سے بچنے کی پُر زور تلقین فرمائی ہے۔ چنانچہ حضرت جابر بن عبداللہ رضؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اِیَّاکُمْ وَالظُّلْمَ فَاِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَاتَّقُوا الشُّحَّ فَاِنَّ الشُّحَّ اَھْلَکَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ حَمَلَھُمْ عَلٰی اَنْ سَفَکُوْا دِمَاءَھُمْ وَاسْتَحَلُّوْا مَحَارِمَھُمْ

(مسند احمد بن حنبل)

یعنی ظلم سے بچو کیونکہ ظلم قیامت کے دن تاریکیاں بن کر سامنے آئے گا۔ حرص اور بخل سے بچو کیونکہ حرص اور بخل نے ہی پہلوں کو ہلاک کیا۔ اس نے ان کو خونریزی پر آمادہ کیا اور ان سے قابلِ احترام چیزوں کی بے حرمتی کرائی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سائنس کی بعض ایجادات
اور
حضرت ابن عربیؒ

از مکرم مولوی سید احمد علی صاحب مربی سلسلہ احمدیہ گوجرانوالہ

علم سائنس کی ترقی کی وجہ سے آج بہت سی نئی ایجادات معرضِ وجود میں آگئی ہیں۔ مثلاً سائنسدانوں کا کہنا ہے کہ انسان کی آواز بولنے کے ساتھ ہی فنا نہیں ہو جاتی بلکہ وہ فضا میں محفوظ رہتی ہے۔ اسی نظریہ کی وجہ سے انہوں نے ایسے آلات ایجاد کئے جو فضا میں موجود آوازوں کو گرفت میں لا سکیں اور ان کی غیر فانی لہروں کو جو فضا کے شور و غل میں خاموش و غیر مسموع ہو جاتی ہیں، برقی لہروں کے ذریعہ دور تک پہنچایا جاوے۔

آج اسی نظریہ کے طفیل ریڈیو، ٹیلیویژن اور لاؤڈ سپیکر وغیرہ کی ایجاد ہوئی ہے مگر امر واقع یہ ہے کہ یہ نظریہ موجودہ سائنسدانوں کے نظریہ سے بھی سات آٹھ سو سال پیشتر قرآنی تعلیم کی روشنی میں اور خدا سے علم پا کر شیخ اکبر حضرت محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ (۵۶۰ تا ۶۳۸ھ مطابق ۱۱۶۲ تا ۱۲۴۰ء) شرح و بسط سے کتاب فتوحات مکیہ میں تحریر فرما چکے ہیں۔ ملاحظہ ہو۔

"واما الحروف اللفظیۃ فانہا تتشکل فی الھواء ولھذا تتصل بالسمع علی صورۃ ما نطق بہ المتکلم ..... وھذہ الحروف لا یزال الھواء یمسک علیھا شکلھا وان انقضی عملھا ... وھذہ الحروف الھوائیۃ اللفظیۃ لا یدرکھا موت بعد وجودھا بخلاف الحروف الرقمیۃ وذالک لان شکل الحرف الرقمی والکلمۃ الرقمیۃ تقبل التغییر والزوال لانہ فی محل یقبل ذلک والاشکال اللفظیۃ فی محل لا یقبل ذلک ولھذا کان لھا البقاء۔ فالجو کلہ مملوء من کلام العالم یراہ صاحب الکشف صورا قائمۃ"

یعنی یہ زبان سے ادا کئے ہوئے تمام حروف ہوا میں بصورتِ الفاظ متشکل رہتے ہیں اور متکلم نے جس صورت میں کلام کیا ہوتا ہے وہ قوتِ سماعت سے متصل ہوتے ہیں اور ان تمام حروف کی شکل کو ہوا اپنے قابو میں رکھتی ہے اگرچہ ان کا عمل واقع ہو چکا ہو۔ اور زبان سے ادا شدہ اور ہوا میں متشکل اور محفوظ ان حروف پر ان کے وجود میں آجانے کے بعد موت و فنا واقع نہیں ہوتی برخلاف لکھے ہوئے حروف کے۔ کیونکہ مرقومہ حروف و کلمات محلِ تغیر و زوال میں واقع ہیں۔ مگر چونکہ لفظی اشکال پر تغیر و زوال ممکن نہیں اسلئے وہ باقی و قائم رہتے ہیں غرضیکہ تمام فضا (جو) کل عالم کے کلمات سے بھری ہوئی ہے۔ جن کو صاحبِ کشف ان کی اصلی صورت میں دیکھ سکتے ہیں"

(الفتوحات المکیۃ جلد اول باب ۲۶ فی معرفۃ اقطاب الرموز ص ۱۹۱)

معزز ناظرین! غور فرمائیں جس نظریہ پر آج سائنسدانوں کی بعض ایجادات کی بنیاد ہے . . . . اس نظریہ کو آج سے سات آٹھ سو سال پیشتر حضرت ابن عربیؒ خدا سے علم پا کر (جیسا کہ کتاب "فتوحات مکیہ" کے نام سے ظاہر ہے) کتنی وضاحت اور تفصیل سے تحریر فرما چکے ہیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کی اس خوبی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ:-

"قرآن میں وہ انواع و اقسام کی خوبیاں جمع کیں کہ وہ انسانی طاقتوں سے بڑھ کر معجزہ کی حد تک پہنچ گیا اور ہمیشہ کے لئے بشارت دی کہ اس دین کی کامل طور پر پیروی کرنے والے ہمیشہ آسمانی نشان پاتے رہیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور ہم یقینی اور قطعی طور پر ایک طالب حق کو ثبوت دے سکتے ہیں کہ ہمارے سید و مولا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے آج تک ہر ایک صدی میں ایسے باخدا لوگ ہوتے رہے ہیں جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ غیر قوموں کو آسمانی نشان دکھلا کر ان کو ہدایت دیتا رہا ہے۔ جیسا کہ سید عبد القادر جیلانی اور ابو الحسن خرقانی ابو یزید بسطامی اور جنید بغدادی اور محی الدین ابن العربی - اور ذو النون مصری اور معین الدین چشتی اجمیری اور قطب الدین بختیار کاکی اور فرید الدین پاک پٹنی۔ اور نظام الدین دہلوی اور شاہ ولی اللہ دہلوی اور شیخ احمد سرہندی رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ اسلام میں گذرے ہیں اور ان لوگوں کا ہزارہا تک عدد پہنچا ہے اور اس قدر ان لوگوں کے خوارق علماء و فضلاء کی کتابوں میں منقول ہیں کہ ایک متعصب کو باوجود سخت تعصب کے آخر ماننا پڑتا ہے کہ یہ لوگ صاحب خوارق و کرامات تھے میں سچ سچ کہتا ہوں کہ ... جس قدر اسلام میں اسلام کی تائید میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی کی گواہی میں آسمانی نشان بذریعہ اس امت کے اولیاء کے ظاہر ہوئے اور ہو رہے ہیں ان کی نظیر دوسرے مذاہب میں ہرگز نہیں۔"

(کتاب البریہ ص ۶۷)

خدا کرے اب وہ آلہ بھی نکل آئے جس کے ذریعہ نبیوں اور بالخصوص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور خطبات حضور کی زبان فیض ترجمان سے جو فضا میں محفوظ و متشکل موجود رہتے ہیں سنے جا سکیں اور تمام دنیا کو ان سے فیضیاب ہو کر اسلام کی شناخت کی توفیق نصیب ہو سکے۔

آمین ثم آمین

علوم کا خزانہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

اللہ تعالیٰ نے ایک عظیم الشان نبی مبعوث فرمایا جس کی امت کو کُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ کہا کہ تم تمام امتوں سے بہتر ہو۔ کیونکہ وہ لوگ جن کو شریعت قصہ کے رنگ میں ملی تھی وہ دماغی علوم کی کتاب و شریعت کے ماننے والوں کے کب برابر ہو سکتے ہیں۔ پہلے صرف قصص پر راضی ہو گئے اور ان کے دماغ اس قابل نہ تھے کہ حقائق و معارف کو سمجھ سکتے۔ مگر اس امت کے دماغ اعلیٰ درجہ کے تھے اسی لئے شریعت اور کتاب علوم کا خزانہ ہے جو علوم قرآن مجید لے کر آیا ہے وہ دنیا کی کسی کتاب میں پائے نہیں جاتے اور جیسے شریعت کے نزول کے وقت وہ اعلیٰ درجہ کے حقائق و معارف سے لبریز تھی۔ ویسے ہی ضروری تھا کہ ترقی علوم و فنون اسی زمانہ میں ہوتا بلکہ کمال انسانیت بھی اسی میں پورا ہوا۔

(ملفوظات جلد ۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم ڈاکٹر بابو فقیر اللہ صاحب مرحوم

(مکرم انیس احمد خان صاحب ہیوے کالونی جی۔ٹی روڈ لاہور)

خاکسار کی والدہ صاحبہ کے پھوپھا جان محترم بابو فقیر اللہ صاحب ابن محترم میاں غلام محمد صاحب مرحوم آف قادیان کو مورخہ ۲ اکتوبر کی صبح جسم کے بائیں جانب فالج کا حملہ ہوا۔ مورخہ ۵ اکتوبر کی رات کو ۲ بجے ۷۵ سال کی عمر میں آپ خدا تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اسی روز صبح ۸ بجے بذریعہ ایمبولنس آپکا تابوت ربوہ لے جایا گیا۔ نماز جنازہ محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے پڑھائی۔ موصی اور صحابی ہونے کی وجہ سے آپ کو بہشتی مقبرہ کے قطعہ خاص میں مدفون کیا گیا۔

مرحوم بڑے مخلص۔ غمگسار۔ نیک متقی شگفتہ مزاج اور بلند اخلاق انسان تھے۔ آپ نے ہومیوپیتھک کا امتحان کافی مطالعہ اور محنت سے نمایاں حیثیت سے پاس کیا تھا۔ آپ کی قابلیت کی وجہ سے کافی مریض آپ کے پاس علاج کی غرض سے آتے تھے۔ خدا تعالیٰ نے آپ کے ہاتھ شفا رکھی تھی۔ ہر دلعزیزی کے باعث اپنوں اور بیگانوں میں عزت اور قبولیت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔

مرحوم پابند صوم وصلوٰۃ تھے احمدیت کے بے حد فدائی تھے۔ جماعتی کاموں میں غفلت اور سستی کو بُرا مناتے تھے۔ عام طور پر کہا کرتے تھے کہ احمدیت خدا تعالیٰ کی ایک عظیم نعمت ہے۔ اس کی قدر وہی کرتے ہیں جو اس کی حقیقت سے واقف ہیں۔ غیر از جماعت دوست آپ کے حسن اخلاق سے بہت متاثر تھے۔ خلافت کی برکات اس سے وابستگی اور اس سے مستفیض ہونے کا احساس آپ کو ہر وقت رہتا تھا۔ مخالفت کی آپ ہرگز پرواہ نہ کرتے۔ خلیفہ وقت کو عموماً دعا کے خطوط لکھتے رہتے تھے۔ ہر ایک سے خندہ پیشانی سے پیش آتے تھے۔ بہت ہی سادگی پسند اور دعا گو بزرگ تھے خاکسار کی جب بھی ان سے ملاقات ہوتی تو ہم آپس میں عموماً مذہب اور ہومیوپیتھک علاج کے متعلق گفتگو کرتے تھے۔ مجھے اکثر کہا کرتے تھے کہ وہ کام کرو جو جماعت کے لئے اور اپنے لئے مفید ثابت ہو۔ ہمارے گھر کے تمام افراد کے لئے خصوصاً دعائیں کیا کرتے تھے۔ خاکسار ان کو ہر ملاقات میں خاص طور پر درخواست دعا کیا کرتا تھا۔ تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ ایک دفعہ آپ نے اپنا ایک واقعہ سنایا کہ کافی عرصہ کی بات ہے میں صبح سویرے نماز کے بعد لاہور کے گرجوں میں عیسائیت کے متعلق لٹریچر تقسیم کرنے گھر سے روانہ ہو گیا ایک گرجے میں ایک پادری صاحب موجود تھے میں نے ان کو لٹریچر دیا اور آگے چل پڑا۔ ابھی میں تھوڑی ہی دور پہنچا کہ اس نے وہ لٹریچر پھاڑ کر میری طرف پھینکا۔ میں نے پھر دوبارہ نیا لٹریچر دیا اس نے پھر وہی حرکت کی۔ میں نے تیسری دفعہ پھر نیا لٹریچر پیش کیا۔ پھر اس نے رکھ لیا اور پڑھنے کا وعدہ کیا۔ میں نے کہا کہ آپ کو پڑھنا چاہیئے۔ اس میں غلط بات کوئی نہیں ہے اسی طرح اور کئی واقعات ہیں جن سے ان کے تبلیغی شوق کا پتہ لگتا ہے۔ دنیوی رسوم آپ کو اکثر ناپسند تھیں۔

ایک دفعہ ایک ملاقات میں گفتگو کے دوران خاکسار نے مرحوم سے کہا کہ ہماری جماعت کے بعض افراد کی عورتیں مختلف مواقع پر بعض ایسی رسوم کرتی ہیں جن کی کوئی شرعی حیثیت نہیں ہے۔ فرمایا ہر جماعت میں کمزور۔ غافل۔ لاپرواہ لوگ بھی ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے دعا کرنی چاہیئے۔ کہ خدا تعالیٰ انہیں ہدایت دے۔ نیز فرمایا کہ ہمارے مردوں کو چاہیئے کہ وہ اپنی عورتوں کو اس بات کی تلقین کریں کہ وہ کمزوریٔ ایمان اور عقیدہ میں لچک کا مظاہرہ نہ کیا کریں۔

مرحوم تقویٰ شعار۔ دین پر کاربند رہنے والے بزرگ تھے آپ کی وفات یقیناً متعلقین کے لئے ایک صدمہ اور نہ پُر ہونے والا خلا ہے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے تین لڑکے اور دو لڑکیاں چھوڑے ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ خدا تعالیٰ مرحوم کے اہل وعیال اور دوستوں کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق دے اور آپ کو اپنے قرب میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین۔

دفتر الفضل سے خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ (مینیجر)

بیرونی ممالک میں تحریک وقف عارضی

(محترم ایڈیشنل ناظر صاحب اصلاح وارشاد تعلیم القرآن)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے کہ بیرونی ممالک میں بھی وقف عارضی کی تحریک کے تحت تعلیم قرآن مجید اور جماعتوں کی تربیت کا کام ہو۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ تحریک پاکستان کے علاوہ دوسرے ممالک میں بھی مقبول ہو رہی ہے اس وقت تک متعدد مخلصین اپنے نام پیش کر چکے ہیں۔ باہر کے ممالک کے متعلق حضور کا ارشاد ہے کہ واقفین نظارت اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) کے زیر ہدایت اپنے ملک کے انچارج مشنری کے ماتحت کام کریں گے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق نظارت جملہ واقفین عارضی کے کام کا ریکارڈ محفوظ کرنے کا انتظام کرتی ہے۔ ایسے تمام دوستوں سے کہ جن کو اللہ تعالیٰ اس تحریک کے تحت کام کرنے کا موقع دیتا ہے گذارش ہے کہ وہ اپنے کام کی رپورٹ نظارت ہذا میں ضرور بھجوایا کریں تا ان کا ریکارڈ رکھا جا سکے۔

حال میں جو رپورٹیں غیر ممالک سے موصول ہوئی ہیں ان کا خلاصہ بغرض تحریک دعا ذیل میں شائع کیا جاتا ہے۔

لنڈن مکرم میاں محمد عالم صاحب ریٹائرڈ اسسٹنٹ ماسٹر بطور وقف عارضی جنوری ۷۰ء سے لنڈن میں مقیم ہیں اور نہایت استقلال کے ساتھ تعلیم وتربیت کا کام کر رہے ہیں۔ ۳۹ افراد ان سے استفادہ کرتے ہیں۔ ۲۵ طلبہ کو اپنے محلہ کے تین گھروں میں دو بجے سے سات بجے تک روزانہ یسرنا القرآن۔ قرآن مجید ناظرہ اور اردو پڑھاتے ہیں۔ اسی طرح ہفتہ میں دو دن ہفتہ اور اتوار کو لنڈن مسجد میں جا کر سنڈے سکول میں ۱۸ طلباء کو پڑھاتے ہیں۔

سیرالیون مکرم میاں عطاء الرحیم حامد صاحب نے وقف عارضی کے ایام کینیما اور باڈو کی جماعتوں میں گزارے کینیما میں ہماری نئی مسجد زیر تعمیر ہے۔ آپ نے دوران قیام کینیما۔ تعمیر کے کام کی نگرانی کی۔ اس جگہ آنے والے لوگوں کو تبلیغ کی۔ آپ کو روزانہ اوسطاً دس افراد کو پیغام پہنچانے کا موقع ملا۔ کینیما مختلف حلقوں میں جا کر مغرب، عشاء اور فجر کی نمازوں کے بعد تربیتی امور کو مدنظر رکھ کر درس دیتے رہے۔ ایک حصہ وقف کے ایام کا آپ نے باڈو میں گزارا۔ اس جگہ جماعت کی اپنی مسجد ہے۔ مغرب۔ عشاء اور فجر کی نمازوں کے بعد درس کا سلسلہ شروع کیا۔ جماعت میں تحریک کر کے نماز تہجد ادا کرنے کا انتظام کیا۔

بو مکرم جناب مبارک احمد صاحب نذیر پرنسپل احمدیہ سکنڈری سکول جورو کو جنہوں نے پندرہ روز کا عرصہ وقف عارضی کے تحت دیا تھا۔ مکرم مشنری انچارج صاحب سیرالیون نے بو (Bo) میں احمدیہ مسجد کی تعمیر کے کام کی نگرانی کے لئے مقرر کیا۔ اسی طرح جورو سکول کے تین احمدی طلبہ اسماعیل فوڈے۔ عبداللہ نائیکا اور ایڈورڈ سموکا نے بھی حضور کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے پندرہ پندرہ ایام وقف کئے۔

محترم حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے بھی فارم وقف عارضی پُر کیا ہوا ہے۔ وہ یہ فریضہ ہر سال ادا فرماتے ہیں۔ جزاہم اللہ جمیعاً خیر الجزاء۔

تبصرہ

احمدیہ جنتری ۱۹۷۲ء

حسب معمول اس دفعہ بھی حافظ مبین الحق صاحب شمس نے اہتمام کے ساتھ احمدیہ جنتری ۱۹۷۲ء شائع کی ہے۔ یہ جنتری بہت سی ایسی مفید تبلیغی، تربیتی، دینی اور طبی معلومات کا مجموعہ ہے جو کہ سال بھر کام آسکتی ہے مثلاً ارشادات گرامی۔ ذکر حبیب۔ تاریخی یادداشتیں۔ غریبانہ علاج اور کار آمد نسخے وغیرہ۔ احباب کو چاہیئے کہ بکثرت خریدیں۔ کاغذ عمدہ۔ ضخامت ۴۸ صفحات۔ قیمت ۷۵ پیسے۔ تھوک کا بھاؤ ۵۶.۰۰ روپے۔

ملنے کا پتہ:۔

یاسین بک ڈپو۔ گول بازار ربوہ

زمیندار احباب چندہ عام / حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی کی طرف فوری توجہ فرماویں (ناظر بیت المال آمد ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عطیہ جات برائے دارالاقامۃ النصرۃ ربوہ

دوستوں کو معلوم ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے فیصلہ کے مطابق ۱۹۶۲ء سے ربوہ میں ایک ہوسٹل بنام دارالاقامۃ النصرۃ قائم ہے جس میں نادار اور یتیم طلباء رہائش رکھتے ہیں۔ اس ادارے کے تمام اخراجات احباب جماعت کے عطیہ جات سے پورے کئے جاتے ہیں۔

(نگران دارالاقامۃ النصرۃ)

اس ادارے کے لئے یہ دوست ماہوار عطیہ عنایت فرماتے ہیں :-

۱۔ مکرم سید عبدالرزاق شاہ صاحب ۲۔ مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب
۳۔ محترمہ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا ۴۔ محترمہ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ مدظلہا
۵۔ مکرم مولوی محمد دین صاحب صدر۔ صدر انجمن احمدیہ
۶۔ " صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب
۷۔ " " مرزا غلام احمد صاحب ۸۔ مکرم چوہدری عبدالواحد صاحب
۹۔ " ڈاکٹر محمود احمد ظفر صاحب تنزانیہ ۱۰۔ " میاں غلام محمد صاحب اختر
۱۱۔ " مولوی سلطان محمود صاحب انور
۱۲۔ محترمہ بیگم صاحبہ مکرم ڈاکٹر عبداللطیف صاحب سرگودھا۔
۱۳۔ مکرم ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب
۱۴۔ محترمہ اہلیہ صاحبہ مرزا سلطان بیگ صاحب مرحوم
۱۵۔ مکرم گیانی عباد اللہ صاحب ۱۶۔ مکرم بشیر احمد صاحب خادم
۱۷۔ " مختار احمد صاحب ہاشمی ۱۸۔ " نصر اللہ خان صاحب ناصر
۱۹۔ " حمید احمد خالد صاحب ۲۰۔ " نور احمد مرتضیٰ صاحب
۲۱۔ " مولوی رشید احمد صاحب چغتائی ۲۲۔ " سیٹھ محمد یوسف صاحب نواب شاہ
۲۳۔ " ڈاکٹر ناصر احمد صاحب پرواز ی ۲۴۔ " مرزا محمد حسین صاحب کراچی
۲۵۔ محترمہ اہلیہ صاحبہ مکرم چوہدری علی محمد صاحب بی اے بی ٹی
۲۶۔ مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب
۲۷۔ " شیخ فضل احمد صاحب
۲۸۔ " حکیم محمد اسلم صاحب فاروقی۔ (از طرف والد صاحب مرحوم)
۲۹۔ " منیر مسعود صاحب از طرف چوہدری نورالدین جہانگیر صاحب مرحوم)
۳۰۔ مکرمہ ثریا بیگم صاحبہ حیدر آباد سندھ۔ (از طرف ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب کاٹھگڑھی مرحوم)
۳۱۔ مکرم ناصر احمد صاحب راولپنڈی۔ ۳۲۔ مکرم ایم ایم احمد صاحب لاہور
۳۳۔ " چوہدری کریم احمد صاحب کراچی ۳۴۔ مکرمہ بیگم امینہ عنایت صاحبہ کراچی
۳۵۔ مکرمہ نسیم اختر صاحبہ بہاولنگر۔

اور بعض دوست گاہے گاہے بھجواتے رہتے ہیں۔ چنانچہ جن دوستوں نے ماہ تبوک ۱۳۵۰ہش (ستمبر ۱۹۷۱ء) میں عطیہ جات بھجوائے ہیں۔ ان کے نام شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔

مکرم چوہدری محمد یوسف صاحب ربوہ	۵ــ۰۰ روپے
" مولوی محمد اعظم اکسیر صاحب	۳ــ۰۰ روپے
مکرمہ امۃ اللطیف طاہرہ صاحبہ لاہور	۵ــ۰۰ روپے
" نبیلہ منیر صاحبہ "	۵ــ۰۰ روپے
مکرم غلام احمد صاحب خادم متعلم جامعہ احمدیہ	۱ــ۰۰ روپے
" چوہدری منظور احمد صاحب چک ۸۰ گ۔ب۔ لائل پور	۱ــ۰۰ روپے
" ملک رفیق احمد صاحب مربی سلسلہ احمدیہ "	۲ــ۰۰ روپے
" محمد رمضان صاحب "	۲ــ۰۰ روپے
مکرمہ قدسیہ اعجاز صاحبہ منگلہ چھاؤنی	۱۰ــ۰۰ روپے
مکرم محمد منظور صادق صاحب راولپنڈی	۱۰ــ۰۰ روپے
مکرم منیر احمد صاحب چٹھہ متعلم جامعہ احمدیہ	۲ــ۰۰ روپے
مکرمہ اہلیہ صاحبہ مکرم مولوی عبدالوہاب صاحب۔ مربی سلسلہ احمدیہ	۵ــ۰۰ روپے
مکرم ڈاکٹر محمد الدین صاحب وہاڑی	۵۰ــ روپے
مکرمہ والدہ صاحبہ ملک عبدالحفیظ صاحب	۲ــ۰۰ روپے

(باقی)

اڑھائی ہزار سالہ جشن شہنشاہیت ایران کی تقریب کا انعقاد

۱۷ر اکتوبر ۱۹۷۱ء بروز اتوار۔ ایران کے ۲۵۰۰ سالہ جشن شہنشاہیت کی تقریب سعید پر نصرت گرلز ہائی سکول میں جشن مسرت منایا گیا۔ معلمات اور بچیوں نے تشکیل شدہ پروگراموں کے تحت دلچسپی لیتے ہوئے انتہائی خوشی و مسرت کا اظہار کیا۔

صبح سات بجے اس تقریب سعید کا آغاز اجتماعی دعا سے ہوا۔ اجتماعی دعا کے بعد بچوں نے معلمات کی قیادت میں ریلی کی۔ اس تقریب کا افتتاح مہمان خصوصی بیگم صاحبہ محترم میر داؤد احمد صاحب سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ نے کیا۔ محترمہ ہیڈ مسٹرس صاحبہ نے ایک تعارفی تقریر سے بچیوں کو ایران و پاکستان کی تاریخ سے آگاہ کیا۔ اس کے علاوہ متعدد کھیلیں کھیلی گئیں۔

بعد ازاں بچیوں کو ایرانی شہنشاہیت کے ۲۵۰۰ سالہ دور کے متعلق تفصیلی معلومات بہم پہنچانے کے لئے ایک جلسہ کا انعقاد ہوا۔ اس جلسہ کی صدارت محترمہ سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ بیگم محترم مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ نے فرمائی۔ جلسہ میں متعدد بچیوں نے اس جشن سے متعلق مضامین پڑھے۔ آخر میں محترمہ صدر صاحبہ نے بچیوں سے خطاب فرمایا۔ جس کے بعد اجتماعی دعا اور قومی ترانہ سے اس تقریب کا اختتام ہوا۔

(نامہ نگار)

چوکیدار کی ضرورت

تعلیم الاسلام پرائمری سکول ربوہ میں ایک
چوکیدار کی فوری ضرورت ہے
جو
کسی قدر مالی کا کام بھی جانتا ہو
تنخواہ انجمن کے گریڈ کے مطابق ہوگی۔
(ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

خالص شہد
جنگل کے پھولوں کا
خالص اور صاف ستھرا
شہد
ہمارے ہاں سے خرید فرماویں
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ
گولبازار ربوہ فون نمبر ۵۳۸

لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ لاہور کا اجتماع

مورخہ ۳۔ ۴۔ اکتوبر ۱۹۷۱ء کو لجنہ و ناصرات لاہور کے اجتماع مسجد دارالذکر میں منعقد ہوئے۔ ۳ر اکتوبر کو ناصرات کے اجتماع میں تقریباً ۱۲۵ بچیوں نے مختلف مقابلہ جات جن میں کھیلیں بھی شامل ہیں حصہ لیا۔ اوّل۔ دوم۔ سوم آنے والی بچیوں کو انعامات دیئے گئے۔

۴ر اکتوبر کو صبح ۹ بجے مسجد دارالذکر میں لجنہ اماء اللہ لاہور کا اجتماع منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم سے کارروائی کا آغاز ہوا۔ اس کے بعد مقابلہ حسن قرأت میں ۱۱ ممبرات نے حصہ لیا پھر اردو عربی انگریزی کے تقریری مقابلے ہوئے مقابلہ جات میں اوّل دوم اور سوم آنے والی ممبرات کے علاوہ حلقہ جات کی سالانہ کارگزاری اور شعبہ تعلیم۔ شعبہ مال اور شعبہ نمائش کے ساتھ نمایاں تعاون کرنے والے حلقوں میں اوّل دوم سوم انعامات تقسیم کئے گئے۔ دو بجے دعا پر اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

(احمدی بیگم سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ لاہور)

اعلان گمشدگی رسید بکس

دو عدد رسید بکس نمبر ۱۹۴۷ (۱ تا ۵۵) چیک شدہ جماعت احمدیہ کوٹ آغا ضلع سیالکوٹ اور رسید بک نمبر ۱۵۷۸۹ جماعت احمدیہ کولو تارڑ ضلع گوجرانوالہ سے گم ہو گئی ہیں لہٰذا بذریعہ اعلان ہذا احباب کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ مذکورہ بالا رسید بکس پر کسی دوست کو کسی قسم کا چندہ ادا نہ فرماویں۔

نیز اگر کسی دوست کو ان رسید بکس کا علم ہو جائے تو نظارت ہذا کو مطلع فرما دیں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزوں کے ذریعے نیکی کیلئے مشقت برداشت کرنے کی عادت پیدا ہوجاتی ہے

اور

انسان زندگی کے ہر دَور میں مشکلات کا مردانہ وار مقابلہ کرسکتا ہے۔

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ روزوں کے فوائد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں :۔

"دنیوی گورنمنٹوں میں بھی ایک ریزرو فوج ہوتی ہے جو سال میں ایک یا دو مہینے کام کرتی ہے۔ اور جب جنگ کا موقع آتا ہے تو چونکہ اس کو مشق کروائی ہوئی ہوتی ہے اس لئے اسے فوراً بلوا لیا جاتا ہے۔ چونکہ عام طور پر تمام مسلمان بارہ مہینے روزے نہیں رکھتے اور نہ ہی تہجد پڑھتے ہیں اس لئے رمضان میں خصوصیت کے ساتھ ہدایت فرمادی کہ تمام مسلمان اس ماہ میں روزوں کی مشق کریں۔ جس طرح وہ فوج جو مشق کرتی رہتی ہے دشمن کی فوج سے شکست نہیں کھاتی اسیطرح جس قوم کے لوگ متقی اور نیک ہوتے ہیں اور جو خدا تعالےٰ کے لئے ہر ایک چیز کو چھوڑنے والے ہوتے ہیں شیطان کی مجال نہیں ہوتی کہ اُن کو زک دے سکے۔ یہی وجہ ہے کہ جب تک تمام مسلمان روحانی سپاہی تھے شیطان نے اُن پر کوئی حملہ نہیں کیا۔ لیکن جب خال خال رہ گئے تو اُس وقت اُن پر حملہ کیا گیا۔ اور شیطان نے اُن کے دِل میں طرح طرح کے وسوسے ڈال کر اُن کو تباہ کر دیا۔

پس روزے قوم میں قربانی کی عادت پیدا کرنے کا موجب ہوتے ہیں۔ دین کی خدمت کے لئے بالعموم مومنوں کو گھروں سے نکلنا پڑتا ہے۔ اور تبلیغی جہادوں میں کھانے پینے کی تکالیف کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے۔ غرباء کو تو ایسی تکالیف برداشت کرنے کی عادت ہوتی ہے مگر امراء کو اس کی عادت نہیں ہوتی۔ پس روزوں کے ذریعہ ان کو بھی بھوک اور پیاس کی برداشت کی مشق کرائی جاتی ہے تاکہ جس دن خدا تعالےٰ کی طرف سے آواز آئے کہ اے مسلمانو! آؤ اور خدا تعالےٰ کی راہ میں جہاد کرو۔ تو وہ سب اکٹھے اُٹھ کھڑے ہوں اور خدا تعالےٰ کی راہ میں بغیر کسی قسم کا بوجھ محسوس کئے اپنے آپ کو پیش کردیں۔

پس روزوں کا یہ ایک بہت بڑا فائدہ ہے کہ اس کے ذریعہ انسان کو نیکی کے لئے مشقت برداشت کرنے کی عادت پیدا ہوجاتی ہے انسان دُنیا میں کئی قِسم کے کام کرتا ہے۔ وہ محنت و مشقت بھی کرتا ہے۔ وہ آوارگی بھی کرتا ہے وہ ادھر اُدھر بھی پھرتا ہے۔ وہ گپیں بھی ہانکتا ہے بالکل فارغ نہ انسانی دماغ رہتا ہے نہ اُس کا جسم۔ کچھ نہ کچھ کام انسان ضرور کرتا رہتا ہے مگر بعض لغو کام ہوتے ہیں۔ بعض مضر اور بعض مفید اور بعض بہت ہی اچھے ہوتے ہیں۔ لیکن رمضان انسان کو ایک ایسے کام کی عادت ڈالتا ہے جس کے نتیجہ میں اُسے نیک کاموں میں مشقت برداشت کرنے کی عادت ہوجاتی ہے انسانی زندگی کی راحت اور آرام کی چیزیں کیا ہوتی ہیں۔ یہی کھانا پینا سونا اور جنسی تعلقات۔ تمدن کا اعلےٰ نمونہ جنسی تعلقات ہیں۔ جن میں دوستوں سے ملنا۔ عزیزوں سے تعلقات رکھنا بھی شامل ہے مگر جنسی تعلقات میں سب سے زیادہ قریبی تعلق میاں بیوی کا ہے۔ پس انسانی آرام انہی چند باتوں میں مضمر ہے کہ وہ کھاتا وہ پیتا ہے وہ سوتا ہے اور وہ جنسی تعلقات قائم رکھتا ہے۔ کسی صوفی نے کہا ہے کہ تصوف کی جان کم بولنا۔ کم کھانا اور کم سونا ہے اور رمضان اس تصوف کی ساری جان کا نچوڑ اپنے اندر رکھتا ہے۔ کم سونا آپ ہی اس میں آجاتا ہے کیونکہ رات کو تہجد کے لئے اٹھنا پڑتا ہے کم کھانا بھی ظاہر بات ہے کیونکہ سارا دن فاقہ کرنا پڑتا ہے اور جنسی تعلقات کی کمی بھی ظاہر ہے پھر کم بولنا بھی رمضان میں آجاتا ہے ...... پس روزہ دار کے لئے بیہودہ باتوں سے بچنا۔ لڑائی جھگڑے سے بچنا اور اسیطرح کی اور لغو باتوں سے پرہیز کرنا بھی ضروری ہوتا ہے اس طرح کم بولنا بھی رمضان میں آگیا۔ گویا کم کھانا کم بولنا کم سونا اور جنسی تعلقات کم کرنا یہ چاروں باتیں رمضان میں آگئیں۔ اور یہ چاروں چیزیں نہایت ہی اہم ہیں۔ اور انسانی زندگی کا ان سے گہرا تعلق ہے پس جب ایک روزہ دار ان چاروں آرام و آسائش کے سامانوں میں کمی کرتا ہے تو اُس میں مشقت برداشت کرنے کی عادت پیدا ہوجاتی ہے اور وہ زندگی کے ہر دور میں مشکلات کا مردانہ وار مقابلہ کرنا اور کامیابی حاصل کرتا ہے۔" (تفسیر سورۃ البقرہ صفحہ ۳۷۶)

خدا تعالیٰ کے بہادر سپاہیوں میں شامل ہوجاؤ

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں۔

"منہ کے کہنے سے کچھ نہیں بنتا۔ وہ قربانیاں پیش کرو جو صحابہ نے پیش کیں۔ اسی طرح اپنی جانیں خدا کی راہ میں پیش کرو جس طرح صحابہ نے پیش کیں۔ اسی طرح اپنے اموال خدا کے راستے میں خرچ کرو جس طرح صحابہ نے کئے۔

تم جانتے ہو! تمہیں کس کی آواز بلا رہی ہے!!

میری نہیں۔ کسی اور انسان کی! نہیں کسی اور بشر کی! نہیں۔ بلکہ عرش پر بیٹھے ہوئے خدا نے ایک آواز بلند کی ہے۔ تمہیں پیدا کرنے والا تمہارا رب اپنے دین کی قربانی کے لئے بلاتا ہے۔

پس اس موقعہ کو ضائع مت کرو۔ آگے بڑھو اور خدا تعالےٰ کے سپاہیوں کی طرح جو جان و مال کی پرواہ نہیں کیا کرتے اپنا سب کچھ قربان کر دو"

تحریک جدید کا مالی سال ۳۱ اخاء ۱۳۵۰ ہش کو ختم ہو رہا ہے۔ لہٰذا عہدداران تحریک جدید کو چاہیئے کہ دفتر دوم اور سوم کے وعدہ جات کا محاسبہ کریں۔ اور دیکھیں کہ کیا کوئی لقایا تو نہیں ہے۔ اگر لقایا ہو تو اس کی سو فی صدی وصولی کرکے داخل خزانہ ربوہ کر دیا جائے۔ اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

زکوٰۃ اور ماہ رمضان المبارک

اگرچہ ادائیگی زکوٰۃ کے لئے کسی خاص مہینے کی تخصیص نہیں جس مال کو جمع ہوئے ایک سال کا عرصہ گزر جائے اس پر زکوٰۃ واجب ہو جاتی ہے۔ تاہم بعض دوست ثواب و برکت کے حصول کے لئے رمضان المبارک میں زکوٰۃ کی ادائیگی فرماتے ہیں۔

ایسے مخلص اور ایثار پیشہ احباب کی خدمت میں گزارش ہے رمضان المبارک اپنے تمام تر فیوض و برکات کے ساتھ آچکا ہے اس لئے اپنی واجب الادا زکوٰۃ کی رقوم جلد مرکز میں ارسال فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ آپ کے اموال میں شب و روز برکت پیدا کرے۔ آمین۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

گمشدہ رسید بک

سالانہ اجتماع کے موقعہ پر لجنہ اماءاللہ مرکزیہ کی ایک رسید بک جس کا نمبر ۳۶۶ ہے۔ کسی لجنہ سے واپسی پر روانگی کے دوران کہیں کھو گئی ہے۔ کوئی ممبر بھی اس رسید بک پر چندہ نہ دے۔ تحقیق کرنے کے بعد چندہ ادا کرے۔

(آفس سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

6366
مکرم سید ظہور احمد شاہ صاحب
مینیجر زرعی ترقیاتی بنک آف پاکستان
بہاولنگر

درخواست [illegible]

میرے بیٹے عزیز [illegible] کا اپریشن کل ۳۰ اکتوبر [illegible] ہو رہا ہے احباب سے اپریشن کی کامیابی اور آپ صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص طور پر دعا کرنے کی درخواست ہے۔ (غلام محمد اختر)

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور تحریر فرمایا کریں (مینجر الفضل ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴